بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہار شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۴ احسان ۱۳۴۶ ہش ۵ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۱۴ جون ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۲۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی ترقی کیلئے اپنے مالوں کو خرچ کرو

جو شخص خدا تعالےٰ کیلئے دے گا وہ اسے کئی گنا برکت عطا کرے گا

"ہم اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں چاہتے۔ بارہا یہ خیال کیا ہے کہ اپنے گزارہ کے لئے تو پانچ سات روپیہ ماہوار کافی ہیں اور جائیداد اس سے زیادہ ہے۔ پھر مَیں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالےٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ پہلے تو صرف عیسائیوں ہی کا شکار ہو رہا تھا مگر اب آریوں نے اس پر دانت تیز کئے ہیں اور وہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیں جب یہ حالت ہو گئی ہے۔ تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں؟ خدا تعالےٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالےٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔ اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے

یہ وعدے بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے دے گا مَیں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا۔ اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت مَیں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔ اسی مطلب کے لئے یہ گفتگو ہے۔ اس وقت جیسا کہ میں شائع کر چکا ہوں اللہ تعالےٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ تیری وفات کا وقت قریب ہے جیسا کہ اس نے فرمایا:

قَرُبَ اَجَلُکَ الْمُقَدَّرُ۔ وَلَا نُبْقِیْ لَکَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا

اس وحی سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کوئی ایسا ذکر باقی نہ رہنے دے گا جو کسی قسم کی نکتہ چینی اور خزی کا باعث ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۹۳ و ص ۳۹۴)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۳ر جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

مجالس انصار اللہ کا ہفتہ تربیت و اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز صدر مجلس مرکزیہ انصار اللہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جملہ مجالس انصار اللہ کے لئے ہفتہ تربیت و اصلاح کی تاریخیں ۲۵ر اگست تا ۳۰ر اگست مقرر ہوئی ہیں۔ مندرجہ ذیل چھ تربیتی مضامین مقرر ہیں۔

(۱) مجالس انصار اللہ کے قیام کا مقصد

(۲) قرآن مجید سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق

(۳) لین دین بالخصوص تجارتی کاروبار میں دیانتداری قائم رکھنے کی تلقین

(۴) جماعت کی رشتہ ناطہ کی مشکلات کا حل

(۵) خلافت حقہ احمدیہ کا مقام اور اس سے وابستگی

(۶) خادموں اور ملازموں سے سلوک کے متعلق اسلامی تعلیم

تمام مجالس کے زعماء صاحبان ان تاریخوں کے لئے ان مضامین پر مقررین کا تقرر کر کے تیاری شروع کرا دیں۔ مرکز سے بھی مختصر نوٹ طبع ہو کر چند روز پیشتر پہنچ جائیں گے۔ انشاء اللہ

نوٹ:۔ یہ ہفتہ تربیت اور اصلاح و ارشاد کا مشترکہ ہے۔ اصلاحی مضامین کے متعلق قیادت اصلاح و ارشاد کی طرف سے اعلان ہو گا۔ (قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے ۱۰ جون ۱۹۶۷ء کو مجھے پوتی عطا فرمائی ہے۔ یہ عزیزم عطاء الرحیم صاحب حامدی، اے بی ایڈ ٹیچر احمدیہ سکول بو سیرالیون مغربی افریقہ کی بچی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام مبارکہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ جون ۱۹۶۷ء

بریں عقل و دانش بباید گریست

نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم سر سید کے رفیقوں میں سے تھے اور آپ کا مقام علوم دینیہ میں بہت اونچا تھا۔ تاہم آپ نے بعض مسائل کی جو توجیہات کی ہیں۔ ان میں سے بعض واقعی معذرت خواہانہ ہیں اور آپ کا استدلال اُس زمانے کے مغربی طبیعاتی انداز سے متاثر ہے۔ لیکن انہوں نے بعض باتیں ایسی لکھی ہیں جو مسلمانوں کے لئے بڑی سبق آموز ہیں۔

حال ہی میں آپ کی تالیف "تحقیق الجہاد" شائع ہوئی ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مودودی صاحب کا ماہنامہ "ترجمان القرآن" لکھتا ہے:۔

"مغربی سامراج نے ہندوستان میں قدم رکھنے کے بعد اپنا سارا زور اس بات پر صرف کرنا شروع کیا کہ کسی طرح مسلم قوم کو اسلام سے بدظن کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں جتنی ناپاک کوششیں کی گئیں، ان میں ایک کوشش یہ تھی کہ مسلموں اور غیر مسلموں کو یہ باور کرایا جائے کہ اسلام کوئی صلح و آشتی کا مذہب نہیں اور اس کی ترقی اس کی اعلیٰ و ارفع تعلیمات کی رہین منت نہیں بلکہ عربوں کی شمشیر زنی کا نتیجہ ہے۔ اس الزام کی تردید کے لئے جو قلم حرکت میں آئے۔ ان میں ایک قلم مولوی چراغ علی کا بھی تھا۔ زیر تبصرہ کتاب میں مولوی صاحب مرحوم نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام میں اگر جنگ کی کوئی گنجائش ہے۔ تو وہ صرف مدافعانہ جنگ ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضور سرور کائنات کی حیات طیبہ کے سارے غزوات کو مدافعانہ جنگیں ثابت کرنے پر پورا زور صرف کیا ہے۔

یہ طرز فکر چونکہ غلط اور معذرت خواہانہ ہے۔ اس لئے پوری کتاب عجیب و غریب تاویلات اور بعض مقامات پر تحریفات کا گورکھ دھندا معلوم ہوتی ہے۔ مصنف کے طرز استدلال کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ وہ جنگ کو بنیادی طور پر ایک خوفناک برائی سمجھتے ہیں۔ تلوار درحقیقت قوت کا نام ہے اور بسا اوقات شر اور فساد کو دنیا سے مٹانے کے لئے قوت سے زیادہ مفید اور موثر کوئی دوسرا ہتھیار نہیں ہوتا۔ اور بعض مقامات پر یہ ضروری ہوتا ہے کہ خود آگے بڑھ کر شر اور فساد کے زور کو قوت کے ساتھ توڑ دیا جائے۔ جیسے کہ قرآن مجید کی متعدد آیات فاضل مصنف کے نقطہ نظر کی تردید میں پیش کی جا سکتی ہیں۔ مثلاً وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ۔ (البقرہ ۱۹۳) فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ (التوبہ آیت ۱۲)

ان آیات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ باری تعالیٰ مسلمانوں کو فتنے کی سرکوبی کا حکم دے رہا ہے۔ تاکہ اس کے مٹنے کے بعد اللہ کا دین سربلند ہو۔ مصنف کا استدلال یہ ہے کہ یہ ساری آیات یا تو ان مشرکین عرب سے متعلق ہیں جو مسلمانان قرن اول کی مخالفت میں عرصہ دراز تک مستقل رہے یا یہودیوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو مسلمانوں سے معاہدہ کر کے ان کے دشمنوں سے جا ملے تھے۔ اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرتے تھے۔ دیگر اشخاص جن کی وہ حالت نہیں ہے جو مسلمانوں کی حالت مدینہ میں تھی۔ ان پر ان آیتوں کے احکام کی پابندی عائد نہیں ہوتی۔

۴ اگر مولوی چراغ علی صاحب کی اس دلیل کو مان لیا جائے، تو پھر قرآن مجید کی ساری آیات کو عرب کے خاص حالات اور وقت کے ساتھ مختص کرنا پڑے گا۔ اور قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ وہ قیامت تک نوع بشری کی ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ معاذ باللہ بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔"

(ترجمان القرآن ص ۲۴۸-۲۴۹)

اقتباس بے شک طویل ہے۔ لیکن ہم نے تبصرہ نگار کے تمام الفاظ بعینہٖ اس لئے نقل کئے ہیں تاکہ اعتراض نہ ہو کہ ہم نے کوئی کانٹ چھانٹ کر کے تبصرہ نگار کے مفہوم کو ادل بدل کر دیا ہے۔ تبصرہ نگار کا یہ استدلال عجیب و غریب ہے کہ

"اگر مولوی چراغ علی صاحب کی اس دلیل کو مان لیا جائے۔ تو پھر قرآن مجید کی ساری آیات کو عرب کے خاص حالات کے ساتھ مختص کرنا پڑے گا۔ اور قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ وہ قیامت تک نوع بشری کی ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے معاذ اللہ بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔"

اگر مولوی چراغ علی صاحب نے یہ کہا ہوتا کہ آیات زیر بحث جن حالات میں نازل ہوئیں۔ ایسے حالات پھر کبھی اور کہیں پیدا نہیں ہو سکتے۔ تو پھر تو تبصرہ نگار یہ بات کہہ سکتے تھے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ جو کچھ مولوی چراغ علی صاحب نے کہا ہے۔ اس سے قرآن مجید کی ان آیات کی قیامت تک نوع بشری کی ہدایت کے لئے نازل ہونے کی حیثیت مجروح ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کے شان نزول پر بھی خود مودودی صاحب نے بھی بحث کی ہے۔ اگر شانِ نزول کو ترک کر دیا جائے تو وحی ربانی کا تمام تاریخی پس منظر ہی غتر بود ہو جاتا ہے۔

ہماری دانست میں مولوی چراغ علی صاحب نے زیادہ سے زیادہ جو کچھ کہا ہے وہ یہ ہے کہ ان آیات کا مفہوم سمجھنے کے لئے اس پس منظر کو زیر نظر رکھنا چاہیئے۔ جس میں یہ نازل ہوئیں تاکہ مودودی ایسے نیم ملا ان سے غلط استدلال نہ کریں۔ اور اپنے خود ساختہ نظریہ جبر کو قرآن کریم پر چسپاں نہ کریں۔

اگر مودودی تبصرہ نگار کا استدلال مان لیا جائے تو پھر سورہ "لہب" کو تو قرآن کریم سے ہی حذف کرنا پڑے گا۔ کیونکہ یہ ایک مخصوص انسان اور اس کی بیوی سے متعلق ہے۔ حالانکہ باوجود اس کے کہ یہ سورہ "ابولہب" کے ساتھ مخصوص ہے۔ پھر بھی یہ بنی نوع بشری کے لئے قیامت تک ہدایت ہے۔ کیونکہ قدرت قیامت تک "ابولہبوں" کے بروز اور ظل پیدا کرتی رہیگی۔ جیسا کہ اقبال نے بھی کہا ہے ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی

قرآن مجید میں سینکڑوں آیات ہیں جو مختص بالوقت اور مختص بالاشخاص ہیں۔ اس کے باوجود وہ قیامت تک کے لئے بنی نوع بشری کے لئے ہدایت ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے قصص کو ہی لے لیجئے۔ کیا اب قرآن کریم کے یہ حصے بیکار ہو گئے ہیں؟

بریں عقل و دانش بباید گریست

حدیث النبی

امام کو احتیاط کرنا ضروری ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَاِنْ اَخْطَؤُا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں۔ اگر ٹھیک ٹھیک پڑھائیں گے۔ تو تمہارے لئے ثواب ہے اور اگر وہ غلطی کریں گے تو تمہارے لئے تو ثواب ہی ہے مگر ان پر گناہ ہے۔ (بخاری باب مبدء الاذان)

دائمی صلح و آشتی کے بنیادی اصول

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری تصنیف "پیغام صلح" پر ایک نظر

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات ہر زمانہ اور ہر ملک کے لئے ٹھوس اور مؤثر ہدایت اور ملک و ملت کی ہر وقت اور ہر مسئلہ کو حل کرنے کا کارگر ذریعہ ہیں۔ اس حقیقت کا ایک ثبوت حضور علیہ السلام کی آخری تصنیف منیف "پیغام صلح" بھی ہے۔ اس رسالہ کے مندرجات پر اجمالی نظر ڈالنے سے جو حقائق سامنے آتے ہیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) ہندو اور مسلمان دو الگ الگ ایسی قومیں ہیں جن کے اختلاف کی بنیاد مذہبی ہے۔ سیاسی اختلافات بھی ہیں لیکن وہ محض فرع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اصلی اور بنیادی اختلاف مذہبی ہے۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"مجھے اس جگہ ان باتوں کا ذکر کرنے سے کچھ غرض نہیں کہ وہ نفاق اور فساد جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں آجکل بڑھتا جا رہا ہے اس کے وجوہ صرف مذہبی اختلافات تک محدود نہیں ہیں بلکہ دوسری اغراض اس کی وجوہ ہیں جو دنیا کی خواہشوں اور معاملات سے متعلق ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ان وجوہ سے بھی اصل عداوت پر حاشیے چڑھ گئے ہیں مگر میں ہرگز تسلیم نہیں کروں گا کہ اصل وجوہ یہی ہیں اور مجھے ان صاحبوں سے اتفاقِ رائے نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کی باہمی عداوت اور نفاق کا باعث مذہبی تنازعات نہیں۔ اصل تنازعات پولیٹیکل ہیں۔

یہ بات ہر ایک شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان اس بات سے کیوں ڈرتے ہیں کہ اپنے جائز حقوق کے مطالبات میں ہندوؤں کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ اور کیوں آج تک ان کی کانگریس میں شمولیت سے انکار کرتے رہے ہیں۔ اور کیوں آخر کار ہندوؤں کی درستی رائے تسلیم کر کے ان کے قدم بقدم رکھا مگر الگ ہو کر اور ایک مسلم انجمن قائم کر دی مگر ان کی شراکت کو قبول نہ کیا۔

صاحبو! اس کا باعث در اصل مذہب ہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ اگر آج وہی ہندو کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر مسلمانوں سے آ کر بغلگیر ہو جائیں یا مسلمان ہی ہندو بن کر اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کر دیں اور اسلام کو الوداع کہہ دیں تو جن تنازعات کا نام اب پولیٹیکل رکھتے ہیں۔ وہ ایک دم میں ایسے معدوم ہو جائیں کہ گویا کبھی نہ تھے۔

پس اس سے ظاہر ہے کہ تمام بغضوں اور کینوں کی جڑھ در اصل اختلاف مذہب ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ" (صفحہ ۳۳ تا صفحہ ۳۶)

یہی وہ دو قومی نظریہ ہے (Two-nation Theory) جسے حضور علیہ السلام نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں پیش کیا۔ گویا اس نظریہ کو بنیادی طور پر دنیا کے سامنے واضح طور پر پیش کرنے والوں میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ السلام) بھی شامل تھے۔

رسالہ مذکور (پیغام صلح) حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد ۲۱ جون ۱۹۰۸ء کو ہندو مسلمانوں کے ایک عظیم الشان اجتماع بمقام پنجاب یونیورسٹی ہال۔ رائے پرل چندر صاحب جج چیف کورٹ پنجاب کی صدارت میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے پڑھ کر سنایا۔ اس جلسہ کے لئے جو اشتہار شائع ہوا اس کے داعیان میں "خان بہادر میاں محمد شفیع بیرسٹر ایٹ لاء۔ چوہدری نبی بخش وکیل۔ میاں فضل حسین بیرسٹر ایٹ لاء۔ شیخ گلاب دین وکیل۔ میاں محمد شاہنواز بیرسٹر۔ مولوی احمد دین وکیل۔ شیخ فضل الٰہی بیرسٹر۔ مرزا جلال الدین بیرسٹر۔ شیخ محمد عبد العزیز ایڈیٹر آبزرور لاہور۔ میاں عبد العزیز بیرسٹر شامل تھے۔ گویا اس وقت کے تمام چیدہ اور مقتدر مسلمان حضرات اس رسالہ کے مندرجات کے مؤید اور معاون تھے۔

یہ رسالہ جیسا کہ اشتہار مذکور میں موجود ہے حضور علیہ السلام نے اس ملک سے نفاق اور پھوٹ دور کرنے کے لئے تحریر فرمایا تھا۔ اس مبارک پیغام کے مخاطب علی الخصوص ملک کے ہندو معززین ہی تھے حضور نے اس تحریر میں ہندو مسلمانوں کے متحد اور متفق ہونے کے لئے جو اساس قائم کی وہ یہ ہے:۔

"وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونو ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک سن کر کس کو جوش نہیں آتا خاص کر مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ وہ اگرچہ اپنے نبیؐ کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں بناتی مگر آں جنابؐ کو ان تمام برگزیدہ انسانوں سے بزرگ تر جانتے ہیں کہ جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ پس ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت کے ممکن نہیں کہ ان کے پاک نبیؐ کی نسبت جب گفتگو ہو تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جائے۔

اور ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف منسوب نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہو جاتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔" (صفحہ ۲۷-۲۸)

اس طرح "اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ" کے اصل کو قبول فرماتے ہوئے حضور علیہ السلام نے ہندو مسلمانوں بلکہ دنیا کی تمام اقوام میں صلح اور آشتی قائم رکھنے کے مقصد کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے جو بنیادی چیز پیش فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ:۔

"اگر اس قسم کی صلح نامہ کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر طیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے اور وید کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے۔ اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہ ہوگی ہندو صاحبان کی خدمت میں ادا کریں گے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں۔ اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہو گی احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش

کریں گے۔"

گویا حضور کا پیغام۔ صلح کا پیغام۔ یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے پیشوا کو عزت و احترام سے یاد کریں۔ بدزبانی نہ کریں اور مروت اور اخلاق سے کام لیں تو اس طرح مختلف اقوام و مذاہب خواہ وہ بھارت میں ہوں یا کسی اور ملک میں جہاں کہیں بھی اختلاف عقیدہ مذہب اور مذہب کی موجودگی کی حقیقت سے انکار کرکے۔ قومیت۔ سیاست اور لا مذہبیت کا پرچار ہو رہا ہے اور جس کا لازمی نتیجہ مختلف اقوام میں منافرت اور بُعد کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے اور اقلیت۔ اکثریت کے رحم و کرم پر گزر اوقات کر رہی ہے ایسے ممالک اگر حقیقت پسندانہ نظریہ اور رویہ اختیار کریں اور اختلافات کی اصل وجہ۔ مذہب اس کی ابتدائی اور بنیادی حقیقتوں کو سمجھ کر مذہبی پیشواؤں کی عزت و تعظیم اور آپس میں رواداری اور محبت کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کریں تو ان ممالک کے اندرونی اختلافات جلد دور ہو سکتے ہیں اور ملک میں امن و امان قائم ہو سکتا ہے۔

الغرض یہ دو بنیادی اصول ہیں۔ ملک میں دو قوموں (ہندو و مسلمانوں) کا انفرادی وجود۔ جو ایسی حقیقت ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور دوسرا مذاہب کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش کہ وہ آخری نبی اور آخری شریعت کی تصدیق کرکے امن و امان کی بنیاد کو مضبوط کریں اور یہی اصول اس رسالہ کی تصنیف کے اغراض و مقاصد ہیں۔

اسی "پیغامِ صلح" میں دو فریقوں میں سے جو وعدہ کی شرائط کو پورا نہ کرے اس کو حضور علیہ السلام نے تین لاکھ روپے تاوان ادا کرنے پر معلق کیا ہے اور اپنے سلسلہ کی طرف سے ان شرائط کو پورا کرنے کی حضور علیہ السلام نے خود ذمہ داری اٹھائی ہے۔ اور غیر احمدی مسلمانوں کے متعلق فرمایا ہے کہ:-

"جو لوگ ہماری جماعت سے الگ باہر ہیں در اصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں۔ جو اُن کے نزدیک واجب الاطاعت ہے اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اگرچہ حضور نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ وہ ویدوں اور رشیوں کو بُرے الفاظ سے یاد کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہیں دلوائیں گے۔" (ص۳۳)

گویا یہاں حضور نے متذکرہ بالا دو بنیادی اصولوں کے علاوہ ضمنی طور پر احمدیوں (یعنی حضور علیہ السلام کی اطاعت کا دعوےٰ کرنے والے خواہ ان میں سے بعض اب نظام سلسلہ سے منسلک نہ رہے ہوں) کے نظام کے متعلق ایک مستقل اور بنیادی حقیقت بیان فرما دی ہے۔ اور وہ یہ کہ سلسلہ احمدیہ ہی ایسا سلسلہ ہے جس کا لیڈر واجب الاطاعت ہے۔ جو لوگ اس سلسلہ میں شامل نہیں وہ پراگندہ خیال ہیں ان میں کوئی شیرازہ قائم نہیں کیونکہ وہ کسی واجب الاطاعت لیڈر کو قبول کرنے سے ہی قائم رہ سکتا ہے۔ حضور نے جن دنوں یہ تحریر فرمایا (سنہ ۱۹۰۸ء) ان دنوں صدر انجمن احمدیہ معرضِ وجود میں آچکی تھی اور حضور نے اس کے ذمہ بعض کام بھی لگا رکھے تھے جن کی سرانجام دہی ہو رہی تھی۔ یہ انجمن حضور کی موجودگی میں بھی حضور کی جانشین تھی۔ جانشین ان معنوں میں کہ بعض امور بالخصوص مالی معاملات کی وہ خدا کے خلیفہ کے جانشین کے طور پر تکمیل کر رہی تھی۔ لیکن یہاں حضور نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ تاوان کی یہ رقم صدر انجمن احمدیہ کو ادا کی جائے۔ کیونکہ میں نے انتظام سلسلہ ان کے سپرد کر رکھا ہے اور وہ میری زندگی یا مرنے کے بعد میری جانشین ہے بلکہ فرمایا کہ یہ رقم احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کی جائے۔ اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ صدر انجمن اور چیز ہے اور سلسلہ اور اس کا پیشرو اور۔ اور یہ بھی کہ جب گروہ کا کوئی واجب الاطاعت امیر نہیں وہ جماعت جماعت کہلانے کی مستحق ہی نہیں۔ محض پراگندہ خیال اور پراگندہ طبع لوگوں کا ایک مجموعہ (انجمن) ہے۔ اور ہمارے سلسلہ اور اس سے باہر کے افراد اور گروہوں میں مابہ الامتیاز صرف یہ حقیقت ہے کہ ہمارا ایک واجب الاحترام اور واجب الاطاعت امیر اور پیشرو ہوتا ہے اور ہمارے سلسلہ سے باہر یہ نظام موجود نہیں۔۔۔

یہ حضور کی آخری تحریر ہے اور اس میں حضور نے اپنے سلسلہ اور دیگر مذہبی جماعتوں میں بنیادی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ +

مَیں کیونکر احمدی ہوا؟

میرے والد بزرگوار حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں سے تھے۔ آپ نے اپنے احمدی ہونے کا جو واقعہ خود تحریر فرمایا وہ احباب کے ازدیادِ ایمان کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(خاکسار سیٹھی کرم الٰہی سیالکوٹ)

۱۸۹۲ء کا واقعہ ہے کہ مَیں راولپنڈی میں تھا چوہدری محمد بخش صاحب سیالکوٹی (حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے چچا) راولپنڈی تشریف لائے۔ اور میرے پاس ذکر کیا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے۔ مَیں نے دریافت کیا کہ ہر دو مولوی صاحبان کا کیا حال ہے (یعنی مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اوّل رضؓ و حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ) انہوں نے جواب دیا کہ وہ تو مان گئے ہیں۔ مَیں نے کہا لاؤ قلم دوات اور کارڈ کہ ہم بھی بیعت کا خط لکھ دیں کہ زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں ہے۔ مَیں بعارضہ بخار بیمار پڑا تھا وہ کارڈ لائے اور انہوں نے خود ہی لکھا۔ مَیں نے فقط یہ دستخط کر دئے۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا فَاكْتُبْنَا مِنَ الشَّاهِدِيْنَ
غلام نبی سیٹھی۔

پھر تو حضرت صاحبؑ کے اشتہارات آتے اور ہم شہر میں بانٹ دیتے۔ اِدھر گھر والے مخالف اُدھر باہر سے لوگ مخالف دوکان کے سامنے کھڑے ہو کر کہتے کہ یہ دوکان کافروں کی ہے گھر والے گرد ہو جاتے کہ اب ہم لوٹے جائیں گے۔ تھوڑی مدت کے بعد مَیں دارالامان گیا جس وقت چوک میں یکہ سے اُترا تو آگے تخت پوش پر مرزا امام الدین اور چند آدمی حقہ پی رہے تھے مَیں نے حضرت صاحبؑ کا ان سے پتہ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ مَیں نے کہا کہ مَیں راولپنڈی سے آیا ہوں۔ انہوں نے گول کمرہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہاں جاؤ۔ گول کمرہ میں آیا تو حافظ حامد علی مرحوم سے ملاقات ہوئی مجھ کو بالاخانہ پر لے گئے وہاں پر حضرت صاحبؑ سے مصافحہ کیا حضرت کھڑے رہے اور مجھ کو ارشاد فرمایا کہ چارپائی پر بیٹھو مَیں نے عرض کی کہ آپؑ چارپائی پر تشریف رکھیں میں چٹائی پر بیٹھوں گا کیونکہ ہم پیروں کے ادب آداب سے واقف ہیں۔ پاس ہی ایک شخص اور کھڑا تھا ایسا یاد آتا ہے کہ مستری حسن دین مرحوم سیالکوٹی تھے۔ وہ ان دنوں میں حضرتؑ کے مکان کی مرمت کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ تابعداری کرو۔ مَیں چارپائی پر بیٹھ گیا تو حضورؑ نے ایک بکس کھول کر مصری نکالی اور گلاس میں ڈال کر خود ہی گھڑے سے پانی ڈال کر اور شربت بنا کر مجھ کو دیا کہ پیویں مَیں نے وہ لے کر پی لیا۔ پھر کھانے کے متعلق دریافت فرمایا۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں بٹالہ سے کھانا کھا کر آیا ہوں پھر تھوڑی دیر بیٹھا تو حضورؑ نے فرمایا کہ گرمی سخت ہے اور آپ گرمی میں آئے ہیں آپ نیچے گول کمرہ میں آرام کریں۔ حافظ صاحب نے چارپائی بچھا دی اور مَیں لیٹ رہا۔ پھر ظہر کی نماز پڑھی چھوٹی مسجد میں۔ حضرت جیؑ کے مکان میں ایک کرسی۔ ایک میز اور ایک چارپائی اور ایک چٹائی اور ایک پرانا سا بکس تھا۔ چند یوم رہا نہ کوئی آدمی نہ آدم زاد فقط ہم تین چار آدمی تھے۔ پھر مَیں رخصت ہو کر بھیرہ میں آیا اور حضرت مولوی صاحب مرحوم (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ) سے ملاقات کی اور گھر چلا آیا۔ مَیں نے حضورؑ کو دیکھ کر یہ نتیجہ نکالا کہ بیشک یہ شخص صادق ہے۔ پھر تو اِدھر اُدھر کفر کے فتوے لگنے شروع ہوئے میرے گھر میں بیماری اٹھرا کی تھی۔ مَیں بمعہ بال بچہ کے دارالامان آیا کہ وہاں جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سے علاج کریں۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضورؑ باغ میں تشریف لے گئے سب موجود احمدی اور حضرت جیؑ کے گھر کے افراد ہمراہ تھے حضورؑ نے مالی کو فرمایا کہ شہتوت توڑ لاؤ کہ یہ سب کھا دیں۔ میری اہلیہ خود شہتوت پر چڑھ کر اپنے ہاتھ سے تھوڑے سے شہتوت توڑ کر لائی اور حضرت جیؑ کے سامنے رکھ دئے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ مالی والے صاف نہیں ہیں اور یہ صاف ہیں۔ حضرت ام المومنینؓ نے فرمایا کہ یہ غلام نبی کی بی بی ہاتھ سے توڑ کر آپؑ کے لئے لائی ہیں تو حضورؑ نے اوپر دیکھا اور فرمایا کہ خدا اس کو بیٹا دے۔ مَیں شہر میں مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اوّلؓ۔ ناقل) کے مطب میں بیٹھا تھا کہ مولوی صاحب روٹی کھا کر گھر سے آئے اور مجھ کو مبارک دی کہ اب کسی دوائی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ حضورؑ نے یہ لفظ فرمائے ہیں جو پورے ہوں گے۔ پھر دو چار یوم کے بعد مَیں نے رخصت طلب کی اور روانہ ہونے کے لئے حضورؑ سے معانقہ کیا تو حضورؑ وداع کرنے کو ہمراہ آئے جب یکہ پر چڑھنے لگا تو حضورؑ نے فرمایا کہ واپس چلو چند یوم اَور رہ جاؤ۔ مَیں نے یکّہ والے کے متعلق کہا تو فرمایا دو چار آنہ اس کو ہم دیدیں گے وہ راضی ہو جاوے گا۔ خیر ہم پھر واپس آئے اور چند یوم رہے۔ پھر مَیں نے رخصت طلب کی کہ حضورؑ جانے کو دل تو نہیں چاہتا مگر شراکت کی تجارت ہے۔ پھر مَیں راولپنڈی آگیا تھوڑی مدت کے بعد لڑکا پیدا ہوا وہ ڈیڑھ سال کا ہو کر فوت ہو گیا۔ مَیں نے حضورؑ کی خدمت میں خط لکھا کہ حضور یہ لڑکا تو آپؑ کا معجزہ تھا اور امید تھی بڑی عمر والا اور سعادتمند ہوگا۔ حضورؑ نے جواب میں خط لکھا (اپنی قلم سے۔ ناقل) جو اب تک میرے پاس موجود ہے کہ اس کے مرنے پر صبر کرکے اجر حاصل کرو اور دوسرے کا انتظار کرو۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

قرآن کریم کے مقطعات

(ملک رفیق احمد سعید متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۱۰۔ سورۃ مریم

سورۃ مریم میں مقطعہ کٓھٰیٰعٓصٓ استعمال ہوا ہے۔ کاف سے کافی، ھا سے مراد ہادی، ی سے مراد یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ۔ عین سے علیم یا عالم اور صاد سے صادق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ نے اس مقطعہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"اسمائے الٰہی کریم۔ ہادی یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ (عالم عزیز عادل) کی طرف ان حروف میں اشارہ ہے ادریس۔ اسماعیل اور ص سے مراد صداقت انبیاء ہے۔"

(ضمیمہ بدر۔ ۳۰ اپریل ۱۹۱۰ء)

اس سورۃ میں عیسائیت کے عقائد کی تردید کی گئی ہے اور اس کے معنے اَنْتَ کَافٍ۔ اَنْتَ ھَادٍ یا عَلِیْمٌ یا عَالِمٌ یا صَادِقٌ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"کٓھٰیٰعٓصٓ حروف مقطعات میں سے ہے۔ کٓ سے مراد کَافٍ اور ھٰ سے مراد ھَادٍ ہے یا حرف ندا ہے اور عٓ سے مراد عَالِمٌ اور صٓ سے مراد صَادِقٌ ہے۔ گویا کٓھٰیٰعٓصٓ میں یہ مفہوم ادا کیا گیا ہے کہ:

کَانَتْ کَافٍ۔ اَنْتَ ھَادٍ یا عَلِیْمُ یا عَالِمُ یا صَادِقُ یعنی اے عالم اور صادق خدا تو کافی اور ہادی ہے ان حروف کے ذریعہ درحقیقت عیسائی عقائد کی تردید کی گئی ہے۔ فتح البیان میں یہ معنے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں روایت کیے گئے ہیں تفصیل کے لئے دیکھیں تفسیر کبیر تفسیر سورۃ مریم)

ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنا تعریف کی ہے۔ کاف سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خلق کے لئے کافی ہے ی سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں پر ہے۔ ص سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ میں سچا ہے۔ تنویر المقباس میں ہے

"قَالَ ثَنَاءٌ اَثْنٰی بِہٖ عَلٰی نَفْسِہٖ یَقُوْلُ کَافٍ ھَادٍ عَالِمٌ صَادِقٌ وَیُقَالُ کَافٍ لِخَلْقِہٖ ھَادٍ لِخَلْقِہٖ یَدُ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ وَعَیْنٌ عَالِمٌ بِاَمْرِھِمْ صَادٌ صَادِقٌ بِوَعْدِہٖ وَیُقَالُ اَلْکَافُ مِنْ کَرِیْمٍ وَالْھَاءُ مِنْ ھَادٍ وَالْیَاءُ مِنْ حَلِیْمٍ وَالْعَیْنُ مِنْ عَلِیْمٍ وَالصَّادُ مِنْ صَادِقٍ وَیُقَالُ مِنْ صَدُوْقٍ وَیُقَالُ ھُوَ قَسَمٌ اَقْسَمَ بِہٖ"

یعنی یہ ثنا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف کی ہے کہ ہیں۔ کافی۔ ھادی۔ عالم۔ صادق اور کہا جاتا ہے "کاف" سے مراد ہے کہ وہ خلق کے لئے کافی ہے۔ "ھا" سے مراد وہ اپنی خلق کو ہدایت دینے والا ہے۔ "یا" اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اپنی خلق پر ہے اور "عین" سے مراد یہ ہے کہ وہ ان کے کاموں کو جاننے والا ہے۔ "صاد" سے مراد ہے کہ وہ اپنے وعدہ کو سچا کرنے والا ہے اور کہا گیا ہے "ک" سے کریم "ھا" سے ھادی اور "ی" سے حلیم اور عین سے علیم، ص سے صادق اور صدوق مراد ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔

ان حروف کے ذریعہ مسیحیت کی ترقی کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے اور خاص طور پر اس ترقی کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو اسلام کے عروج کے بعد حاصل ہونی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"سورۃ مریم سے پہلے کٓھٰیٰعٓصٓ کے الفاظ ہیں جن سے ۱۹۵ کے عدد نکلتے ہیں سورۃ مریم میں مسیحیت کی ترقی کا ذکر ہے۔ خصوصاً دوسری ترقی کا جو اسلامی ترقی کے بعد ہونی تھی۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال سے مسیحیت نے دوبارہ سر نکالا ہے۔ یعنی ال

ہے جس میں اسلامی تاریخ میں پہلی دفعہ کوشش کی گئی کہ جس وقت معتصم باللہ مسیحی رومی حکومت کے خلاف لڑ رہا تھا اسے معزول کر کے عباس بن مامون کو خلیفہ مقرر کر دیا جائے اور اس طرح مسیحیوں کے مقابل پر اسلام کو ضعف پہنچایا جائے اسی زمانہ کے قریب مسیحیوں نے دوبارہ سپین پر حملہ کر کے اس کے کچھ حصے واپس لے لئے اور اسی زمانہ کے قریب یہ بدبختی کا واقعہ بھی دیکھنے میں آیا کہ خلافت

اندلس نے خلافت عباسیہ کے خلاف روما کے عیسائی بادشاہ سے خفیہ معاہدہ کیا اور عباسی حکومت نے شاہ فرانس سے سپین کی اسلامی حکومت کے خلاف دوستانہ تعلقات قائم کئے اور اس طرح اسلامی سیاست میں مسیحیوں کو داخل کر کے مسیحیت کی ترقی اور اسلام کے تنزل کی داغ بیل ڈالی۔ میرے خیال میں اگر دوسری سورتوں پر بھی غور کیا جائے تو زمانہ کے لحاظ سے کافی روشنی ان مضامین پر پڑے گی"

خلافت ثالثہ کی ایک اہم خصوصیت

(مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال)

الفضل مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کا ایک مضمون خلافت ثالثہ کی عظیم الشان خصوصیات کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت کی پانچویں عظیم الشان خصوصیت کا ذکر کرتے تحریر کیا گیا ہے کہ

خلافت ثالثہ کی پانچویں خصوصیت دفتر سوم کا اجراء ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء کو ارشاد فرمایا:

"میں چاہتا ہوں کہ اب دفتر سوم کا اجراء کر دیا جائے۔ لیکن اس کا اجراء یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر ۶۵ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء تک ایک سال بنے گا۔ میں اس لئے ایسا کر رہا ہوں تاکہ دفتر سوم بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کی طرف منسوب ہو۔"

مذکورہ بالا ارشاد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دفتر سوم کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب فرمانا بجائیکہ آپ نے خود ہی اس کا اجراء فرمایا ہے خصوصی درخصوصیت کا حامل ہے۔ اس انتساب سے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انکسار اور فروتنی کا اظہار ہوتا ہے وہاں جماعت کی نئی پود سے بے پناہ محبت اور شفقت کا رنگ بھی عیاں ہے۔

دفتر اول اور دفتر دوم کو یہ عظمت کہ انہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جاری کیا گیا۔ ان تحریکات میں حصہ لینے والوں کے لئے گوناگوں مسرت اور برکت کی حامل ہے۔ ظاہر ہے کہ نئی پود جوان دو ادوار سے محروم رہی ہے مذکورہ بالا شرف سے محروم بھی جاسکتی تھی۔ لیکن دفتر سوم کے انتساب سے جماعت کی نئی پود کے لئے برکتوں کے دروازے بھی تو کھول دئیے گئے ہیں اور نئی پود اگر دفتر سوم میں حصہ لے تو وہ بھی بجا طور پر فخر کر سکتی ہے کہ اسے بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ تحریک میں حصہ لینے کا شرف حاصل ہے۔ اور اس طرح مجاہدین دفتر سوم بھی اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی برکتوں کے وارث بن سکتے ہیں ——— میں جماعت کی نئی پود سے درد بھرے دل سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خلافت ثالثہ کی اس خصوصیت درخصوصیت کو سمجھنے کی کوشش کرے اور دفتر سوم میں شایان شان حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہو۔

(بقیہ صفحہ ۲)

پھر میں نے ساری برادری کو بلا کر کہہ دیا کہ اب اللہ نے چاہا تو دوسرا لڑکا آنے والا ہے۔ پھر لڑکا پیدا ہوا جس کا نام کرم الٰہی ہے اور اب زندہ ہے خدا تعالیٰ اسکو سعادت مند اور بڑی عمر والا کرے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میں بھتیجا فضل الرحمٰن کے مکان پر معہ بال بچہ کے رہتا تھا۔ رات کوئی بارہ بجے کا وقت ہوگا کہ کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا جب دروازہ کھولا تو حضرت صاحب ایک ہاتھ میں لیمپ اور ایک ہاتھ میں گلاس لئے کھڑے تھے اور فرمایا بھائی صاحب دودھ آ گیا تھا تو میں آپ کے لئے لایا ہوں۔ میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اللہ اللہ یہ خدا کا نبی اور یہ خاکساری اور انکساری۔

اصولی ہدایات برائے تربیتی کلاسز

تربیتی کلاسز کے جاری طریق کے مطابق مرکز کو کچھ معلوم نہیں ہو سکتا کہ کوئی مجلس کس وقت تربیتی کلاس منعقد کر رہی ہے۔ نیز یہ کہ کتنا خرچ برداشت کر رہی ہے۔ مرکز کے پاس بالعموم ایسے وقت میں کوئی آدمی فارغ نہیں ہوتا۔ اسلئے آئندہ کے لئے تربیتی کلاسز اور اجتماعات کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل لائحہ عمل جملہ قائدین کی اطلاع کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ مہربانی فرما کر جملہ قائدین مجالس اسے مدنظر رکھیں۔

۱۔ تربیتی کلاسز میں مرکز کا نمائندہ شامل ہوا کرے گا۔ صدر صاحب کی شمولیت ضروری نہیں اور نہ ہی مجالس اسبات پر زور دیں اور نہ ہی تاریخیں مقرر کرتے وقت اس بات کا انتظار کریں۔ ایک کلاس میں ایک ہی مرکزی نمائندہ شامل ہوا کرے گا۔ کیونکہ خرچ اور وقت کے لحاظ سے مرکز ایک سے زائد نمائندے نہیں بھجوا سکتا۔

۲۔ علمائے سلسلہ کی شمولیت کی درخواست یا وصلت مرکز محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد اور بزرگ کی خدمت میں جانی چاہیئے۔ اگر شعبہ کے افسر سے اجازت لینی ضروری ہو تو ان کی خدمت میں بھی درخواست دیں۔

۳۔ ضلع میں منعقد ہونے والی تربیتی کلاسز کا پروگرام بعد مشورہ مجلس عاملہ یا مقامی مجلس قائد ضلع قبل ازیں طے کریں اور کلاس کے تخمینہ آمد و خرچ کی منظوری اس ضمانت اور ذمہ داری کے ساتھ صدر مجلس سے حاصل کریں کہ اخراجات بقایا جات نہیں رہیں گے۔

۴۔ تربیتی کلاسز کا تخمینہ پیش کرتے وقت یہ وضاحت بھی ہونی چاہیئے کہ گذشتہ سال کا بقایا واجب الادا تو نہیں۔ اگر واجب الادا ہے تو کتنا ہے۔

۵۔ جہاں یہ ممکن ہو کہ لوگ اپنے گھروں سے کھانا کھا سکیں وہاں اسی کو رواج دیا جائے۔ اور کھانے پر خواہ مخواہ بے ضرورت روپیہ خرچ نہ ہو۔

۶۔ مقامی مجلس اس سال کے اختتام تک اگر کوئی تربیتی کلاس منعقد کرانا چاہتی ہیں تو فوری طور پر اس امر کی اطلاع قائد ضلع کو دیں۔

۷۔ تربیتی کلاس ضلعوار۔ تحصیل وار۔ حلقہ وار بنیاد پر قائم کی جا سکتی ہے جگہ مقرر کرتے وقت اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ گذشتہ سالوں میں کون کون سے علاقے تربیتی کلاسز سے استفادہ کر چکے ہیں۔

۸۔ اخراجات کے سلسلہ میں یہ ملحوظ رکھا جائے کہ خرچ کم سے کم ہو۔ سادگی اور کفایت شعاری سے کام لیا جائے۔ ایک سے زائد سالن نہ پکایا جائے۔ اور کلاس میں مرکزی نمائندگان کو بھی وہی کھانا پیش کیا جائے جو کلاس کے دیگر افراد کے لئے تیار ہو نیز اگر مٹھائی بچوں میں مقصود ہو تو ساری کلاس یا اجتماع کے دوران صرف ایک دفعہ اس کی اجازت ہوگی۔

۹۔ قائدین علاقہ اگر علاقہ وار کوئی کلاس یا اجتماع منعقد کرانا چاہیں تو وہ بھی صدر کی منظوری سے ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کی اطلاع آئندہ شروع سال ہی میں آنی ضروری ہے۔

۱۰۔ موجودہ لائحہ عمل پر فوری طور پر عمل کرنے کے لئے مجلس عاملہ ضلع کا اجلاس منعقد کیا جائے۔ اس سارے سال کا تربیتی پروگرام طے کر کے ۳۰ جون سے قبل مرکز میں آجانے چاہئیں۔ اس کے بعد دوران سال کسی تربیتی کلاس یا اجتماع کی منظوری نہ دی جائے گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ گھڑی

ایک مردانہ رسٹ واچ (لارنیکس ۱۳۰ بجوائلز) ۱۰-۶-۶۲ کو صبح آٹھ بجے کے قریب حاجی محمد عبداللہ صاحب کے مکان سے چمن عباس کے ٹیوب ویل کی طرف جاتے ہوئے گر گئی ہے۔ جس دوست کو ملے۔ برائے مہربانی اس پتہ پر پہنچا دیں۔

محمد باسط۔ بر مکان حاجی محمد عبداللہ صاحب مرحوم
دار الرحمت غربی ربوہ

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کیلئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانہ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لئے ہماری بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ان کی ایک تازہ فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

۲۰۶۔ محترمہ طاہرہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ چوہدری عطاء اللہ صاحب دار الصدر غربی ربوہ ۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۰۷۔ محترمہ سکینہ اختر صاحبہ کالیہ ضلع شیخوپورہ ۔ حول ایک عدد
۲۰۸۔ ایک بہن جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا معرفت دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۰۹۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا ۔ چوڑیاں طلائی تین عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ایوان محمود

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے ایوان محمود کی تعمیر اب قریب الاختتام ہے۔ جن مخلصین نے مالی قربانی کر کے اس ایوان کی تعمیر میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ہاتھ بٹایا ہے۔ میں دلی خلوص کے ساتھ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے۔ اور اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔

اس ضمن میں ان تمام احباب سے جنہوں نے سابق صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تحریک پر تعمیر ہال کے لئے -/۳۱۳ روپے دینے کا وعدہ فرمایا تھا (اور کسی وجہ سے تا حال ادا نہیں فرما سکے) گذارش ہے کہ تعمیر کے آخری مراحل پر روپے کی شدید ضرورت درپیش ہے۔ پس اس مشکل وقت میں وہ اپنے وعدہ کے مطابق جلد از جلد ادائیگی فرما کر مجلس کا ہاتھ بٹائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

نوٹ:۔ ادائیگی کی اطلاع براہ راست خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے لڑکے خواجہ نصیر احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ میں امتحان شروع ہے۔ (شیخ دوست محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ مومن)

۲۔ خاکسار امسال ایم اے معاشیات کا امتحان دے رہا ہے۔ نذیر احمد سعید ملتان

۳۔ میرے دادا جان منشی محمد الدین صاحب کی بائیں آنکھ کا اپریشن ہوا۔ کمزوری بہت ہے۔ محمد انور حق گنج مغلپورہ

۴۔ خاکسار کی ہمشیرہ کا سول ہسپتال کراچی میں رسولی کا اپریشن ہوا ہے (حافظ الطاف الرحمان کراچی)

۵۔ محترم مولوی محمد دین صاحب مربی سلسلہ مقیم میرپور خاص کے دائیں بازو کی کہنی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ جس پر اس وقت پلستر بندھا ہوا ہے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

۶۔ مکرم مولوی عبد المنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ملتان کی والدہ صاحبہ بلڈ پریشر کی وجہ سے سخت بیمار ہیں (ناظر اصلاح و ارشاد) احباب کرام ان سب کی صحت کیلئے دعا فرمائیں

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے ۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اسبات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 18736 / ۶۶-۱۲-۶

میں لال خان ولد فضل احمد قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن محمود آباد ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۶/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔

۱۔ زرعی زمین ۳ ایکڑ واقع شہر تحصیل و ضلع گجرات جس کی موجودہ مالیت تین ہزار پانچ سو روپے ہے

۲۔ ایک مکان خام و پختہ واقع برسا تحصیل و ضلع گجرات جس کی موجودہ مالیت دو ہزار پانچ سو روپے ہے

میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ایک سو چھبیس ۱۲۶ روپے ہے۔ اور پچیس روپے ڈاکخانہ کی ملازمت سے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا بھی جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

شرط اول ۵۰-۳

العبد :۔ لال خان ولد فضل احمد قوم گوجر محمود آباد

گواہ شد :۔ محمد جمیل خان سیکرٹری مال۔

گواہ شد :۔ محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

الراقم :۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا محمود آباد

مسل 18737 / ۶۶-۹-۲۸

میں فاروق احمد ولد فضل الحق صاحب قوم ککےزئی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان چھاؤنی ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان شریف۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۸/۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۸۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (شرط اول۔ ۲/- روپیہ)

العبد :۔ فاروق احمد خان ۷-۳-۷۲ کرافٹ مین آر مورد والیف۔ الیف آر ایل۔ اے۔ ڈی۔ ایس۔ بی۔ پی۔ او۔ ۵ پاک آرمی۔

گواہ شد :۔ فقیر اللہ سیکرٹری وصایا فرید ٹاؤن منٹگمری مکان 125/M

گواہ شد :۔ ملک عبد السمیع خان ولد ملک عبد الجبار خان مکان 125/M فرید ٹاؤن منٹگمری

مسل 18738 / ۶۶/۱۱/۶

میں شریف احمد ولد چوہدری فصیح محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۲۳ گلی نمبر ۱ چاہ بوہڑ والہ ڈاکخانہ ملتان ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان۔ حال سب پوسٹماسٹر عارف والہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶/۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

جو مشترک ہے (۱) ۱/۳ ۶ ایکڑ زرعی زمین واقع چک ۵۰۰ ۸ ۵ ح تحصیل سمندری ضلع لائلپور۔ یہ زمین ہم تین بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ جس کی کل اندازاً قیمت ۶۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں اپنے حصہ زمین کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (۲) میں سرکاری ملازمت کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اس وقت ۲۸۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول ۵۰ روپے)

العبد۔ شریف احمد بقلم خود حال سب پوسٹ ماسٹر عارف والہ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد منور احمد چغتائی ولد فضل الرحمن چغتائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیکرٹری مال عارف والہ ضلع منٹگمری

گواہ شد۔ خالد ہاشمی ولد محمد صادق ہاشمی سکرٹری اصلاح و ارشاد عارف والہ

الراقم۔ محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا حال عارف والہ

مسل 18739 / ۶۶/۱۲/۶

میں محمد یوسف ولد محمد ابراہیم قوم کمبوہ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۶/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۲۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے (شرط اول دو روپے)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

العبد۔ محمد یوسف ولد محمد ابراہیم محمود آباد فارم۔ گواہ شد۔ محمد جمیل خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محمود آباد فارم

گواہ شد۔ محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر 18740 / ۶۶-۱۲-۴

میں رشید احمد ولد برکت علی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۶/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ایک سو دس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ شرط اول ۲ روپے

العبد۔ رشید احمد ولد برکت علی محمود آباد براستہ کنری۔ ضلع تھرپارکر

گواہ شد محمد جمیل خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد :۔ محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر مقیم کنری۔

الراقم :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا محمود آباد

پشاور سیکنڈری بورڈ میٹرک کے امتحان میں

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

جملہ طالبات میں اول رہی

عزیزہ بشریٰ ذہین بنت مرزا نثار احمد صاحب فاروقی آف پشاور امسال پشاور بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں ۷۱۳ نمبر حاصل کر کے جملہ طالبات میں اول پوزیشن پر کامیاب ہوئی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ یہ نمایاں کامیابی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی اس کے لئے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے باعث عزت و خیر و برکت بنائے آمین

خاکسار ڈاکٹر طاہرہ نسرین بنت مرزا نثار احمد فاروقی

الفضل

میں اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں

سلامتی کونسل نے مشرقِ وسطیٰ میں تمام محاذوں پر فوجی پیشقدمی کی ممانعت کردی

شاہ فیصل کی طرف سے اپنے مالی وسائل متحدہ عرب فوج کے لئے وقف کرنے کا اعلان

نیویارک ۱۳ رجون۔ سلامتی کونسل نے کل ایک اور قرارداد منظور کی ہے جس میں بالواسطہ طور پر اسرائیل سے کہا گیا ہے کہ وہ فوراً جنگ بند کرے اور اپنی فوجوں کو وہاں تک ہٹالے جہاں وہ سلامتی کونسل کی جنگ بندی کی پرسوں کی قرارداد کے وقت تھیں۔ اس سے قبل شامی نمائندے نے بتایا کہ اسرائیل کبھی قرارداد کی پرواہ نہیں کر رہا ہے اور ہمارے خلاف اس کا حملہ پوری قوت سے جاری ہے۔ اسرائیلی نمائندے نے اس کی تردید کی ہے اور کہا کہ ہم پر جنگ بندی کو توڑنے کا الزام غلط ہے۔ اجلاس میں او تھان نے اعتراف کیا ہے کہ اقوام متحدہ کے مبصر ضروری سہولتیں نہ ملنے کی وجہ سے صورتِ حال کے متعلق قطعیت کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرنے سے قاصر ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق الجزائر۔ سوڈان اور مراکش نے صدر ناصر سے کہا ہے کہ اگر سلامتی کونسل ۱۹۴۹ء کی سرحدیں بحال کرنے کی قرارداد منظور نہ کرے تو وہ جنگ بندی مسترد کردیں اور اسرائیل پر دوبارہ حملہ شروع کر دیا جائے۔

ان ملکوں نے یہ بھی کہا ہے کہ شام کو اسرائیل سے بچانے کے لئے تل ابیب پر فضائی اور بری حملے شروع کر دئے جائیں تاکہ دفاعی معاہدہ کا ایک فریق ہونے کی وجہ سے عرب جمہوریہ اس کا پابند ہے اور وہ تنہا جنگ بندی قبول نہیں کر سکتا۔

ادھر ایران نے سفارتی سطح پر یہ کوششیں شروع کر دی ہیں کہ اسرائیل کے مقبوضہ علاقے خالی کرا لئے جائیں۔

دریں اثناء شاہ فیصل نے صدر ناصر سے کہا ہے کہ فوجوں کی تنظیم نو کے لئے وہ اپنے تمام مالی وسائل وقف کرنے کے لئے تیار ہیں

اس سلسلہ میں انہوں نے صدر ناصر کو ایک خط بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ انتظامی پالیسی کو چھوڑ کر تمام عرب ممالک کی فوج کو یکجا کر دیا جائے اور اسے ایک ہی قسم کے ہتھیار مہیا کئے جائیں۔ ریاض پہنچنے والی خبروں کے مطابق جنگ میں مجموعی طور پر عربوں کے تیس ہزار کے لگ بھگ افراد شہید ہوئے ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد فوجیوں کی ہے۔

کل یوگوسلاویہ نے اسرائیل کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے عربوں کے مقبوضہ علاقے خالی نہ کئے تو وہ اس سے اپنے سفارتی تعلقات توڑ لے گا۔ صدر ناصر نے فوج کی تنظیم نو کے سلسلہ میں مزید تقرریاں کی ہیں۔ جنرل ریاض کو چیف آف سٹاف اور ریئر ایڈمرل ذکی کو بحریہ کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔

جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس بلانے کی کوشش

نیویارک ۱۳ رجون۔ ایک اطلاع کے مطابق روس مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورتحال کے پیشِ نظر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس بلانے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔

درخواستِ دعا

خاکسار کے لڑکے عزیز شیخ منور احمد سلمہ اللہ تعالےٰ نے امسال ایم۔ اے ہسٹری کا امتحان دینا ہے۔ انشاء اللہ ۲۷ رجون سے امتحان شروع ہونا ہے۔ عزیز کی صحت بھی کمزور رہتی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب سے درخواست ہے کہ وہ عزیز کی صحت اور تندرستی اور دینی بہتری اور امتحان میں اعلےٰ کامیابی کے لئے ازراہِ مہربانی دعا کرکے ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

شیخ مبارک احمد

سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

روسی حکام سے الجزائر کے وزیر اعظم کی ملاقات

ماسکو ۱۳ رجون۔ الجزائر کے وزیر اعظم کرنل بومدین کل ماسکو پہنچ گئے۔ وہاں پہنچنے کے فوراً بعد انہوں نے روس کے صدر پوڈگورنی سے ملاقات کی بعد میں وہ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن سے ملے۔ اس ملاقات کے وقت روس کے وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو اور روسی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر برزنیف بھی موجود تھے۔ ملاقات کل بھی جاری رہے گی۔ کرنل بومدین مشرقِ وسطےٰ ابقیہ کی صورتِ حال اور روس کے آئندہ رویہ کے متعلق بات چیت کرنے وہاں گئے ہیں۔ الجزائر کے وزیر خارجہ عبد العزیز بوطفلکہ اور بعض دیگر الجزائری حکام ان کے ساتھ ہیں +

● خرطوم ۱۳ رجون۔ سوڈان نے اردن کے فلسطینی مہاجروں کی آبادکاری کے لئے ایک لاکھ پونڈ کا عطیہ دیا ہے +

ہماری شکست خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا نتیجہ ہے

ہم نے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو نظر انداز کیا ہے: شاہ حسن

رباط ۱۳ رجون۔ مراکش کے شاہ حسن ثانی نے کہا ہے کہ عربوں نے مشرقِ وسطیٰ میں مسلمانوں کی کوتاہیوں، گناہوں اور باہمی انتشار کے نتیجہ میں شکست کھائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خداوند تعالےٰ نے ہمیں ہماری خامیوں کی سزا دی ہے۔ وہ ریڈیو رباط سے قوم کو خطاب کر رہے تھے۔

شاہ حسن نے کہا "خداوند تعالےٰ نے ہمیں متحد رہنے کی ہدایت فرمائی تھی تاکہ ہم زوال سے بچے رہیں لیکن ہم اپنی صفوں کے اندر اتحاد قائم نہ رکھ سکے اور اس کا نتیجہ ناکامی کی صورت میں نکلا۔ خداوند قدوس نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ایک دوسرے پر کیچڑ نہ اچھالیں۔ ہم زبانی اور تحریری دونوں صورتوں میں ایک دوسرے کی توہین کرتے رہے۔ خداوند تعالےٰ نے ہمیں دعوت دی کہ ہم اس کی مقدس تعلیمات کی نافرمانی نہ کریں اور انہیں اپنا منشورِ عمل بنائیں۔ ہم نے اس کی یہ دعوت بھی ٹھکرا دی۔ ہم نے خدا سے منہ موڑ لیا اور خدا نے بھی ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔ خدا نے خود فرمایا ہے کہ کسی شخص کو بھی اس جرم کی سزا نہیں دی جاتی جس نے اس کا ارتکاب نہ کیا ہو۔"

شاہ مراکش نے دعا کی کہ خداوند کریم مسلمانوں پر رحم کرے اور عربوں کی قوت اور ان کا وقار بحال فرمائے۔ آمین +

چین کسی ملک کو بھی عربوں کی آزادی اور حقوق غصب کرنے کی اجازت نہیں دیگا

عرب ممالک کی علاقائی سالمیت کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائیگا: چن ژی کا اعلان

ہانگ کانگ ۱۳ رجون۔ چین نے ایک بار پھر اعلان کیا ہے کہ اسرائیلی جارحیت کے خلاف عرب ملکوں کی علاقائی سالمیت اور خود مختاری کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا کسی بھی ملک کو عربوں کے حقوق اور آزادی غصب کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار چینی وزیر خارجہ چن ژی نے ایک سرکاری ضیافت میں کیا۔ انہوں نے برطانیہ اور امریکہ کے علاوہ روس کے رویہ پر کڑی نکتہ چینی کی۔ انہوں نے جونہی ان خیالات کا اظہار کیا۔ برطانیہ روس اور مشرقی یورپ کے نمائندے ضیافت سے اٹھ کر چلے گئے۔ چن ژی نے ان تمام ممالک کے عرب دشمن رویہ کے خلاف پرزور تقریر کی۔ [illegible] سامراجی ملک اسرائیل [illegible] اور عربوں کے مخالف ہیں۔ مشرقی و مغربی بلاک کے رویہ میں کوئی فرق نہیں ان دونوں نے مل کر عربوں کو زک پہنچائی ہے۔

پیکنگ کے اخبار "پیپلز ڈیلی" نے لکھا ہے۔ کہ اس وقت سب سے اہم کام مشرق وسطیٰ میں عربوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت کا سدِ باب کرنا اور عرب اقوام کی سالمیت اور خودمختاری کا تحفظ کرنا ہے۔ اخبار نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ جان بوجھ کر مشرق وسطیٰ کے معاملے کو الجھانا چاہتا ہے۔ امریکہ کی کوشش یہ ہے کہ اسرائیل کی موجودہ فوجی برتری کی آڑ لے کر دیگر بڑی طاقتوں کی مداخلت سے عربوں سے بعض ذلت آمیز شرائط منوائی جائیں۔ اخبار نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر خلیج عقبہ اور نہر سویز پر عربوں کی خودمختاری کو چیلنج کیا گیا یا پھر فلسطینی مہاجرین کو ان کے آبائی گھروں میں دوبارہ آباد ہونے کے حق سے محروم کیا گیا تو یہ فیصلہ کسی طور پر بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔

اخبار نے آخر میں عربوں کو تلقین کی ہے کہ ابھی یہودیت کے خلاف ان کی جدوجہد ختم نہیں بلکہ اصل جدوجہد ابھی شروع ہوئی ہے۔ انہیں طویل جدوجہد میں کامیابی کے لئے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا چاہیئے +